دوسرا خطبہ

منکرات محرم

فقیہ العصر مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حادثہ اگر چہ انتہائی المناک ہے مگر شیعہ ذہنیت نے اسے حد سے زیادہ بڑھادیا ہے عام مسلمانوں کے اذہان میں یہ غلط بات جمادی گئی ہے کہ دنیا میں شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اور کوئی سانحہ فاجعہ واقع نہیں ہوا' حالانکہ اس سے بدرجہا زیادہ مظلومیت کے بے شمار اندوہناک واقعات ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت دیکھئے مدافعت پر پوری قدرت کے باوجود ظلم عظیم پر کس قدر صبر واستقامت کے ساتھ جان دے دیتے ہیں کیا اس کی نظیر کہیں دنیا میں ملتی ہے؟ مگر مسلمان اس خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی بڑی مظلومیت سے اس قدر بے خبر ہے کہ گویا یہ فرش وعرش کو لرزا دینے والا سانحہ واقع ہی نہیں ہوا کیا آپ نے کبھی کسی زبان کو اس مظلومیت کی داستان بیان کرتے ہوئے کسی کان کا اس طرف التفات کسی قلم کو یہ جان فگار حادثہ لکھتے ہوئے اوراق تاریخ میں اس کی تفصیل دیکھنے کے لئے کسی نگاہ کی توجہ اس مظلومیت پر کسی دل میں احساس درد اور کسی آنکھ کو کبھی اشک بار دیکھا ہے اس سے بھی بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدام مبارکہ کا لہولہان ہونا' دانت مبارک کا شہید ہونا' چہرۂ انور کا زخمی ہونا اور اس سے نہ رکنے والا خون جاری ہونا' انگلی سے خون بہنا اور بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کا شہید ہونا ہے دنیا بھر کے اولیاء اللہ کا خون نبی کے ایک قطرۂ خون کے برابر نہیں مگر یہاں تو زبان' کان' قلم' نگاہ' دل اور آنکھ سب ایک ہی کرشمہ میں مست ہیں نہ کسی دوسرے صحابی کی شہادت کسی شمار میں نہ کسی نبی کی غور کیجئے کہ یہ شیعیت کا زہر نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو امام کہنے کی کیا حیثیت ہے

''امام'' کا لفظ اہل حق کے ہاں بھی استعمال ہوتا ہے اور شیعہ کے ہاں بھی۔ اہل حق کے ہاں

اس کے معنی پیشوا، رہبر اور مقتدا کے ہیں اور اہل تشیع کے ہاں امام عالم الغیب اور معصوم ہوتے ہیں۔ان کے ہاں امام کا درجہ نبیوں سے بھی بڑا ہے ظاہر ہے کہ اس لفظ کے استعمال کرنے میں ہم تو وہی معنی ملحوظ رکھتے ہیں جو اہل حق کے ہاں ہیں۔اس اعتبار سے تمام صحابہ تابعین، اولیاء اللہ اور علماء امام ہیں۔اس لئے امام ابوبکرؓ امام عمرؓ امام عثمانؓ امام علیؓ امام ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہنا چاہئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **النجوم امنة للسماء و اصحابی امنة لامتی.** میرے سب صحابہ ستاروں کی مانند ہیں سب کے سب امام ہیں جس کی چاہو اقتداء کرلو ہر ستارے میں روشنی ہے جس سے چاہو روشنی حاصل کرلو تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو امام بتایا اس معنی سے سارے صحابہ اور سب تابعین اور تمام علماء کرام بھی امام ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ لوگ امام ابوبکر نہیں کہتے امام عمر نہیں کہتے امام حسن اور امام حسین کہتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ اثر مسلمانوں میں کہیں غیر سے آیا ہے یہ تشیع کا اثر مسلمانوں میں سرایت کر گیا ہے اگر اہل حق علماء میں سے کسی نے ان حضرات کو امام کہہ دیا ہے تو انہوں نے اس کے صحیح معنی میں امام کہا ہے مگر اس سے مغالطہ ضرور ہوتا ہے اس لئے اس سے احتراز ضروری ہے۔حضرت مہدی کو امام مہدی علیہ السلام کہنا بھی تشیع کا اثر ہے۔

علیہ السلام کا اطلاق

ایسے ہی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے علیہ السلام بھی وہی لوگ کہتے ہیں جو انہیں انبیاء علیہم السلام کا درجہ دیتے ہیں اس سے بھی احتراز لازم ہے۔جس طرح دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ عزت و احترام کا معاملہ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ان حضرات کے ساتھ بھی رکھنا چاہئے جس طرح حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر و دیگر صحابہ کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعائیہ کلمات لکھے اور کہے جاتے ہیں ایسے ہی دعائیہ کلمات حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی لکھے اور کہے جائیں۔

مسلمانوں کے ناموں میں اہل تشیع کا اثر

مسلمانوں کے ناموں میں بھی اہل تشیع کا اثر پایا جاتا ہے مثلاً اصل نام کے ساتھ جس طرح محض تبرک کے لئے محمد اور احمد ملانے کا دستور ہے اسی طرح علی، حسن، حسین ملایا جاتا ہے۔صدیق، فاروق، عثمان اور کسی صحابی کا نام بطور تبرک اصل نام کے ساتھ ملانے کا دستور

نہیں۔نسبت غلامی بھی علی، حسن، حسین کی طرف تو کی جاتی ہے مگر اور کسی صحابی کو گوارا نہیں کیا جاتا۔عورتوں میں کنیز فاطمہ کا نام تو پایا جاتا ہے مگر خدیجہ، عائشہ و دیگر ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی کنیز کہیں سنائی نہیں دیتی۔اس سے بھی بڑھ کر الطاف حسین، فضل حسین اور فیض الحسن جیسے شرکیہ نام بھی مسلمانوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

شہادت کے قصے سننا اور سنانا

اس مہینے میں دیگر خرافات کے ساتھ ایک یہ بھی ہے کہ اس مہینے میں مجلسیں اور جلسے کئے جاتے ہیں جن میں شہادت کے قصے سنے اور سنائے جاتے ہیں۔اس میں ایک گناہ تو یہ ہے کہ اہل باطل کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے جو شرعاً منع ہے۔چنانچہ جب دس محرم کے روزے کے بارے میں بارگاہ رسالت میں یہ عرض کیا گیا کہ اس میں یہود روزہ رکھتے ہیں تو فرمایا کہ ایک روزہ اور ملالو نویں یا گیارہویں، عبادت میں بھی مشابہت کی اجازت نہ دی۔

ان مجالس میں دوسری قباحت یہ بھی ہے کہ شہادت کے قصے سن کر صدمہ اور بزدلی پیدا ہوتی ہے اور مسلمانوں میں بزدلی کا پیدا ہونا اسلام کے تقاضوں کے خلاف ہے، اسلام تو یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں بلند ہمتی پیدا ہو، یہی وجہ ہے کہ قربانی میں یہ حکم ہے کہ جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کریں ورنہ ذبح کے وقت موجود رہیں اس میں بھی یہی حکمت ہے کہ مسلمانوں میں عالی ہمتی اور قوت قلب پیدا ہو۔ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی آنکھ سے بکرے کو ذبح ہوتا نہ دیکھ سکے وہ دشمن کو کب قتل کر سکے گا؟

اسلامی سال کی ابتداء کہاں سے ہو؟ سب کا اتفاق اس پر ہوا کہ ہجرت سے اسلامی سال کی ابتداء کی جائے۔اس میں بھی یہی حکمت تھی کہ ہجرت کو سن کر مسلمانوں میں بلند ہمتی پیدا ہوگی اور دین کی خاطر محنت و مشقت برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا اس کے برعکس میلاد سے ابتداء کرنے میں لہو ولعب میں اشتغال اور غفلت کا خطرہ تھا اور وفات سے شروع کرنے میں غم، صدمہ اور بزدلی پیدا ہوتی جنگ بدر میں کفار کے ستر رئیس مارے گئے مگر مکہ میں جا کر دوسرے سرداروں نے اعلان کیا کہ خبردار! کوئی نہ روئے اور ماتم نہ کرے چنانچہ اس پر عمل کیا گیا یہ حکم اسی لئے دیا گیا تھا کہ بزدلی نہ پیدا ہو۔

نیز یہ رونے رلانے کے قصے جو ان مہینوں میں سنائے جاتے ہیں اکثر غلط ہیں اس لئے ان کا سننا تو ویسے بھی ناجائز ہے۔تاریخ پر اہل تشیع کا تسلط، ان تقیہ باز منافقین کا مسلمانوں میں گھس کر من گھڑت روایات کی اشاعت کرنا اور مسلمانوں کا آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی محبت وعقیدت کی وجہ سے مظلومیت کی ہر داستان کو صحیح باور کر لینا یہ ایسے امور ہیں کہ

ان کی وجہ سے قصہ شہادت کی صحیح حقیقت کا انکشاف ناممکن ہے۔حتی کہ بظاہر معتبر و مستند کتابوں میں مندرجہ تفاصیل بھی قابل اعتماد نہیں اکثر روایات آپس میں تضاد اور عقل واصول شرع کے خلاف ہونے کی وجہ سے یقیناً غلط ہیں بلکہ نفس شہادت کے سوا اس کی تفصیل کا شاید ہی کوئی جزئیہ ایسا ہو جس کی صحت پر پورا اعتماد کیا جا سکے جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے والوں نے اپنی اس شقاوت پر پردہ ڈالنے اور حقیقت کو مسخ کرنے کی غرض سے جھوٹی روایات وضع کرنے میں اپنی مخصوص مہارت سے پورا کام لیا ہے۔

تعزیہ کا جلوس اور ماتم کی مجلس دیکھنا

ان دنوں میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ماتم کی مجلس اور تعزیہ کے جلوس کا نظارہ کرنے کے لئے جمع ہو جاتی ہے اس میں کئی گناہ ہیں پہلا گناہ یہ کہ اس میں دشمنان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دشمنان قرآن کے ساتھ تشبہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "**من تشبه بقوم فهو منهم**" جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ اسی میں شمار ہوگا۔

ہولی کے دنوں میں ایک بزرگ جا رہے تھے انہوں نے مزاح کے طور پر ایک گدھے پر پان کی پیک ڈال کر فرمایا کہ تجھ پر کوئی رنگ نہیں پھینک رہا۔لو تجھے میں رنگ دیتا ہوں مرنے کے بعد اس پر گرفت ہوئی کہ تم ہولی کھیلتے تھے اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔

دوسرا گناہ یہ ہے کہ اس سے ان دشمنان اسلام کی رونق بڑھتی ہے۔ دشمنوں کی رونق بڑھانا بہت بڑا گناہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**من کثرسواد قوم فهو منهم**"، جس نے کسی قوم کی رونق کو بڑھایا وہ انہی میں سے ہے۔

تیسرا گناہ یہ ہے کہ جس طرح کسی عبادت کو دیکھنا عبادت ہے اسی طرح گناہ کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔ایک بار کچھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جہاد کی مشق کر رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی عبادت کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اتنا اہتمام فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردے کی غرض سے خود کھڑے ہو گئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پردے میں کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر سے دیکھتی رہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس عبادت کے نظارے سے سیر ہو کر جب خود ہٹیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہٹے۔غرضیکہ عبادت کو دیکھنا بھی عبادت اور گناہ کو دیکھنا بھی گناہ۔

چوتھا گناہ یہ ہے کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو رہا ہوتا ہے ایسی غضب والی

جگہ جانا بہت بڑا گناہ ہے۔ایک بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا گزر ایسی بستیوں کے کھنڈرات پر ہوا جن پر عذاب آیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر چادر ڈال لی اور سواری کو بہت تیز چلا کر اس مقام سے جلدی سے گزر گئے۔ جب سید الاولین والاخرین' رحمۃ للعالمین' حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم غضب والی جگہ سے بچنے کا اتنا اہتمام فرماتے تھے تو عوام کا کیا حشر ہوگا۔سوچنا چاہئے کہ اگر اللہ کے دشمنوں کے کرتوتوں سے اس وقت کوئی عذاب آ گیا تو کیا صرف نظارہ کے لئے جمع ہونے والے مسلمان اس عذاب سے بچ جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ عذاب آخرت میں بھی یہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے اللہ تعالیٰ مستحق عذاب بنانے والی بداعمالیوں سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ جس طرح مبارک دنوں میں عبادت کا زیادہ ثواب ہے اسی طرح معصیت پر زیادہ عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو دین کا صحیح فہم اور کامل اتباع کی نعمت عطا فرمائیں۔

وصل اللهم و بارک وسلم علی عبدک و رسولک محمد
و علی اله وصحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین.